66062 ـ ماہواری سے پاکی کا یقین کیے بغیر ہی نماز ادا کی اور روزہ رکھ لیا

سوال

میں نے رات سحری کے وقت ہی غسل کر لیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آج ماہواری ختم ہو جائے گی، میں نے سحری کھائی اور نماز بھی ادا کی، فجر سے لیکر غروب آفتاب تك خون نہیں آیا، جب میں نماز کے لیے جانے لگی تو مجھے پتہ چلا کہ ماہواری ختم ہو چکی ہے، تو کیا میرا روزہ اور نماز صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ حیض ختم ہونے کا یقین کرنے سے قبل غسل کرنے اور نماز و روزہ کی ادائیگی میں جلد بازی سے کام نہ لے.

عورت کو علم ہے کہ سفید مادہ نکلنے سے حیض ختم ہو جاتا ہے، اور یہ عورتوں کے ہاں معروف ہے جسے سفید ٹکی اور سفید مادہ کہتے ہیں، اور بعض عورتیں خون خشك ہونے پر پاك ہوتی ہیں.

لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ پاکی کا یقین ہوئے بغیر غسل نہ کرے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حیض شروع اور ختم ہونے کا باب، اور عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس روئی والی تھیلی بھیجا کرتی تھیں جس پر زردی لگی ہوتی تو عائشہ رضی اللہ تعالی فرماتیں جلد بازی نہ کریں حتی کہ سفید مادہ دیکھ لو، اس سے ان کی مراد حیض سے پاکی ہوتی تھی.

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کو پتہ چلا کہ عورتیں رات کو چراغ منگوا کر پاکی دیکھتی ہیں، تو انہوں نے کہا: عورتیں ایسا تو نہیں کیا کرتی تھیں، اور ان پر یہ عیب لگایا. انتہی

الدرجۃ: وہ تھیلی یا کپڑا جس میں عورت یہ دیکھنے کے لیے روئی رکھتی کہ آیا حیض کا اثر باقی ہے یا نہیں.

الکرسف: روئی کو کہتے ہیں.

القصة البيضاء: يعنی روئی سفید اور صاف نكلے اس ميں زردی نہ لگی ہوئی ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" علماء كا اتفاق ہے كہ حيض كی ابتدا كا علم حيض كے امكان كے وقت زور سے خون آنے پر ہوتا ہے، اور حيض ختم ہونے ميں ان كا اختلاف ہے، ايك قول ہے كہ: خون ختم اور خشك ہونے سے معلوم ہوتا ہے، يعنی روئی خشك نكلے تو حيض ختم ہو گا.

اور ايك قول يہ ہے كہ: سفيد رنگ كا مادہ نكلنے سے، اور مصنف ـ يعنی امام بخاری رحمہ اللہ ـ بھی اسی قول كی طرف مائل ہيں.

اور اس ميں ہے كہ: سفيد مادہ حيض ختم ہونے كی علامت ہے اور اس سے طہر كی ابتدا ظاہر ہوتی ہے، اور خشك ہونے كے ساتھ حيض ختم ہونے كے قائلين پر اعتراض كيا گيا ہے كہ بعض اوقات دوران حيض بھی روئی خشك نكل آتی ہے تو يہ حيض ختم ہونے كی دليل نہيں، سفيد مادہ كے خلاف كيونكہ يہ وہ سفيد سائل مادہ ہے جو حيض ختم ہونے كے بعد رحم باہر نكالتا ہے.

امام مالك رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں: ميں نے عورتوں سے دريافت كيا تو يہ معاملہ ان كے ہاں معروف تھا، جسے وہ طہر كے وقت جانتی ہيں. انتہی

ديكھيں: فتح الباری (1 / 420).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

سوال: ؟

جب حائضہ عورت فجر سے قبل پاك ہو جائے اور فجر كے بعد غسل كيا جائے تو كيا حكم ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

" جب اسے طلوع فجر سے قبل طہر كا يقين ہو جائے تو اس كا روزہ صحيح ہے، اہم يہ ہے كہ اسے طہر كا يقين ہو، كيونكہ بعض عورتيں طہر كا گمان كرتی ہيں حالانكہ اسے ابھی طہر نہيں ہوتا، اور اسی ليے عورتيں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كے پاس روئی لے كر آتی تھيں تا كہ وہ اسے طہر كی علامت ديكھائيں، تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا انہيں فرماتيں: جلد بازی نہ كرو حتی كہ تم سفيد مادہ ديكھ لو.

لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ انتظار کرے حتی کہ اسے طہر کا یقین ہو جائے، اور جب وہ پاك ہو جائے تو روزے کی نیت کر لے چاہے ابھی اس نے غسل نہ بھی کیا ہو، اور طلوع فجر کے بعد غسل کر لے، لیکن اسے وقت میں نماز کی ادائیگی کا خیال کرنا چاہیے لہذا وہ غسل جلد کرے تا کہ وقت میں نماز ادا کر سکے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (17) سوال نمبر (53).

اور یہاں سوال کرنے والی نے غسل اسے وقت میں کیا جبکہ اسے حیض ختم ہونے کا یقین نہیں تھا، اور حقیقی طہر کا پتہ تو اسے بعد میں علم ہوا جو کہ اس کے قول کے مطابق غروب آفتاب کے بعد ہے.

تو اس بنا پر سائلہ عورت نے جو کچھ کیا ہے وہ صحیح نہیں، اور اس دن اس کا روزہ صحیح نہیں ہے، اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا.

اللہ تعالی سے ہم اس کے لیے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم .